فتاوٰی رشیدیہ کی ایک عبارت

از

فقیہ العصر حضرت مولانا

مفتی عبدالشکور ترمذی صاحب

نوراللہ مرقدہ

www.alhaqqania.org

فقیہ العصر مفتی سید عبدالشکور ترمذی رحمہ اللہ

فتاویٰ رشیدیہ کی ایک عبارت

محترم المقام زادمجدکم   السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزاج گرامی ؟

مجھے ''آئین لاہور'' کے دوشمارے ۱۴/۶ و ۱۶/۶ موصول ہوئے۔ ان میں ''فتاویٰ رشیدیہ'' کی ایک عبارت جس کا حاصل یہ ہے کہ:

'' مکفر صحابہ سنت جماعت سے خارج نہ ہوگا'' کے متعلق یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ ''اس میں کتابت کی غلطی نہیں ہے، بلکہ حقیقتاً مولانا گنگوہی کا عقیدہ اور فتویٰ یہی تھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تکفیر کرنے والا اہل سنت جماعت سے خارج نہیں ہوگا''۔

مضمون نگار کے نزدیک اس کی وجہ یہ ہے کہ مولانا گنگوہی رحمہ اللہ نے ''اپنی زندگی میں کبھی اپنے اس فتویٰ کو واپس نہیں لیا نہ ہی کوئی وضاحت یا تردید فرمائی''۔ (آئین ص ۲۰/۱۴)

مضمون نگار کی معلومات کے لیے گزارش ہے کہ حضرت مولانا گنگوہی رحمہ اللہ کے فتاویٰ کی ترتیب کا کام حضرت مولانا رحمہ اللہ کی حیات میں نہیں ہوا، بلکہ حضرت مولانا رحمہ اللہ کی وفات کے بعد مقامات مختلفہ سے فتاویٰ کو جمع کرکے ان کو ایک جگہ مرتب کیا گیا ہے، جب محولہ بالا عبارت کو کتابت کی غلطی کے بعد حضرت مولانا رحمہ اللہ نے ملاحظہ ہی نہیں فرمایا تو وہ اس کی وضاحت

یا تردید کیسے فرماتے ؟ اور حضرت مولانا موصوف کے ''اس فتویٰ کو واپس'' لینے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا جبکہ یہ کتابت کی غلطی ہے مولانا کا فتویٰ نہیں ہے۔

کتابت کی غلطی سے تبدیل شدہ صورت کے بعد اس کو حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ نہیں کہا جا سکتا، جس کو مضمون نگار نے ''اہل سنت والجماعت'' کے اس متفقہ عقیدہ سے مختلف سمجھا ہے کہ ''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تکفیر کرنے والا اسلام سے خارج ہو جاتا ہے''۔

کتابت کی غلطی پر اس قرینہ کے قائم ہوتے ہوئے کہ ''فتویٰ مذکور ہی میں مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے مکفر صحابہ کو ملعون اور اس کی امامت کو حرام قرار دیا ہے'' (دیکھیے آئین مجریہ ۷/نومبر ۶۷ء ص ۲۰) مضمون نگار کا یہ لکھنا کہ ''فی الواقع ان کے پاس اسے کتابت کی غلطی ثابت کرنے کے لیے کوئی ثبوت نہیں تھا''۔ حقیقت پسندانہ رویہ نہیں ہے۔

اس جگہ فیس منی آرڈر کا تذکرہ بھی مضمون نگار نے ناظرین کو یہ باور کرانے کے لیے کیا ہے کہ مولانا مرحوم کے فتاویٰ جمہور علماء کے خلاف ہوا کرتے ہیں۔ حالانکہ منی آرڈر کی فیس کے متعلق علماء ہمیشہ یہ غور کرتے رہے ہیں کہ وہ شرعاً کس عقد صحیح میں داخل ہے، اس کو جمہور علماء کے فتویٰ سے مختلف کہنا صحیح نہیں ہے۔ جمہور علماء نے جو منی آرڈر کے جواز کا فتویٰ دیا ہے وہ ایک تاویل سے دیا ہے اس کے سمجھنے کے لیے علوم فقہیہ میں مہارت اور دقت نظر کی ضرورت ہے۔ اس مسئلہ کی تحقیق کے لیے ''امداد الفتاویٰ

ج۳ص۱۰۵ اسے۱۰۸ اتک ملاحظہ کیاجائے۔

اسی طرح فتاویٰ رشیدیہ کے ایک دوسرے فتویٰ :

''جیساکہ روافض وخوارج کو بھی اکثر علماء کافر نہیں کہتے حالانکہ وہ شیخین و صحابہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو کافر کہتے ہیں''۔ کومذکورہ فتویٰ کی تائید میں پیش کرکے یہ کہنا بھی درست نہیں کہ ''اس فتویٰ سے بھی معلوم ہوتاہے کہ وہ کتابت کی غلطی نہیں ہے بلکہ مولانامرحوم کانظریہ یہی تھاکہ مکفر صحابہ سنت وجماعت سے خارج نہ ہوگا''۔ (آئین شمارہ ۱۶/ ۶)اس لیے کہ مولاناؒ کے اس دوسرے فتویٰ سے جوبات ثابت ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ اکثر علماء مکفر صحابہ کو کافر نہیں کہتے مگر اس سے مولاناکایہ نظریہ کیسے معلوم ہواکہ '' مکفر صحابہ سنت وجماعت سے خارج نہ ہوگا''۔ کیاکافر نہ ہونااور سنت وجماعت سے خارج نہ ہونالازماً ایک ہی چیز ہے اس لیے کافر نہ ہونے سے سنت وجماعت سے خارج نہ ہونا بھی لازم آگیا؟

پھراگر مضمون نگارکویہ لزوم تسلیم ہے توکتابت کی غلطی کے بغیر ہی فتاویٰ رشیدیہ کی عبارت جس کاحاصل یہ ہے کہ ''مکفر صحابہ سنت وجماعت سے خارج نہ ہوگا'' درست اور صحیح ہوجائے گی کیونکہ سنت وجماعت سے خارج نہ ہونے سے مرادیہ ہے کہ مکفر صحابہ کافر نہ ہوگاجیساکہ اکثر علماء کایہی نظریہ ہے کہ مکفر صحابہ کوکافر نہیں کہتے۔

اس صورت میں یہ فتویٰ اپنی موجودہ عبارت کے ساتھ ہی اکثر علماء کے موافق ہوگا۔ فقط والسلام